سوال

(522) ٹیلی وژن کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فضیلۃ الشیخ محمد بن عثیمین حفظہ اللہ تعالیٰ۔۔۔ آج جو مصیبتیں عام ہوچکی ہیں 'ان میں سے ایک یہ تیلی وژن بھی ہے 'جس سے برو بحر کا شائد کوئی گھر ہی خالی نہ ہوحالانکہ اس سے جو کچھ نشر کیا جاتا ہے وہ حسب ذیل ہے :

(1) گانا اپنی وسعت اور موسیقی اپنے مختلف آلات کے ساتھ

(2) جرم وسزا کی مسلسل کہانیاں

(3) خرافات پر مبنی فرضی ڈرامے

(4) مردوں اور عورتوں کی مخلوط اداکاری

(5) اسلام 'مسلمانوں اور نیک لوگوں کی تاریخ کو مسخ کرنا کیونکہ ان کی عورتوں کوان کے ساتھ بے پردہ دکھایا جاتا ہے۔ جیساکہ تاریخی ڈراموں میں ہے۔

(6) بعض ڈراموں میں میاں بیوی کی ایک دوسرے سے خیانت کو بھی پیش کیا جاتا ہے 'والعیاذ باللہ۔

(7) عورت اس طرح پیش کی جاتی ہے کہ وہ بے پردہ ہوگی یا اس نے خوب میک اپ کیا ہوگا۔ یا وہ گانا گا رہی ہوگی یا وہ اداکاری غیرہ کررہی ہوگی۔

(8) اس طرح کے پروگراموں کے درمیان میں قرآن کریم کی تلاوت کی جاتی ہے اور احادیث نبویہ کو پڑھا جاتا ہے اور دینی پروگرام پیش کیے جاتے ہیں۔

(9) صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی ڈرامائی تشکیل کی جاتی ہے۔۔۔ ریڈیو کے "اذاعۃ القرآن الکریم" چینل سے جو دینی پروگرام پیش کیے جاتے ہیں 'وہ ٹیلی وژن کے پروگرام سے کہیں زیادہ ہیں حتیٰ کہ اس چینل سے مقامی اور بین الاقوامی نشر کی جانے والی خبریں بھی ٹیلی وژن سے زیادہ ہوتی ہیں لہذا اب سوال یہ ہے :

- جب ہمیں ٹیلی وژن کے بارے میں یہ سب کچھ معلوم ہے توکیا اسے گھر میں رکھنا اور عورتوں اور بچوں کے ہاتھ میں دینا۔۔۔ جو کمزور ادراک کے مالک ہوتے ہیں۔۔ جائز ہےتاکہ وہ اسے دیکھیں اوراس کے سامنے حق اور باطل آپس میں خلط ملط ہوجائیں؟
- کیاٹی وی پر آنے والی عورتوں اور بے ریش لڑکوں کی طرف دیکھنا جائز ہے 'جو بعض اوقات ایسی شکل وصورت اختیار کرتے ہیں 'جو مردوں کی صورت کے منافی ہوتی ہے؟
- جو شخص گھر میں ٹی۔ وی رکھنے پر اصرار کرے اورکہے کہ میں اسے باہر نہیں نکال سکتا 'اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟
- کیا اس شخص کے لیے بھی گھر میں اسے باہر نہیں نکال سکتا 'اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟
- کیا اس شخص کے لیے بھی گھر میں ٹی وی رکھنا جائز ہے 'جو یہ کہے کہ میں ان پروگراموں کو بند نہیں کرسکتا 'جن میں گانا 'موسیقی اور عورتیں ہوں؟
- کیا مذکورہ بالا پروگرام اسلامی شریعت کے مطابق ہیں؟

کیا مردوں اور عورتوں کے لیے ان پروگراموں کو دیکھنا جائز ہے؟ اللہ آپ کو صحیح اور شافی جواب لکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹیلی وژن سے متعلق گفتگو کے ابتدائی سات نکات میں آپ نے ایسے امور کی طرف اشارہ کیا ہے جو حرام ہیں اور ان کی حرمت کے بارے میں کسی بھی ایسے انسان کو شک وشبہ نہیں ہوسکتا جو اسلامی شریعت کے مصادر وماخذ کو جانتا ہے کیونکہ ان میں ایسے مفاسد ہیں جو دین 'اخلاق' امن اور معاشرہ کے لیے بہت سے مفاسد پر مبنی ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذمہ دار لوگوں کو ان سے اجتناب کرنے اور ان سے دور ہونے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ خیر وبھلائی حاصل ہو اور شر اور فتنہ کے اسباب سے دور رہا جاسکے۔ ان پروگراموں کے درمیان قرآن مجید اور دینی پروگراموں کو پیش کرنا اجماع ضدین ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مذکورہ بالا اسباب کی وجہ سے ٹی وی رکھنا حرام ہے کیونکہ حرام کا مشاہدہ کرنا بھی حرام ہے 'اگر کوئی شخص ٹی۔ وی لے اور اسے معلوم ہو یا ظن غالب ہو کہ اس کے لیے مذکورہ بالا پروگراموں کو اجتناب ممکن نہ ہوگا تو اس نے گویا حرام کام کے ارتکاب پر اصرار کیا۔ اس طرح اگر کوئی اپنے اہل خانہ اور ایسے بچوں کے لیے خریدے جو اس سے نہ بچ سکیں 'اور خواہ وہ خود نہ بھی دیکھے تو اس نے بھی گویا کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا کیونکہ اس نے حرام کام کے بارے میں تعاون کیا ہے اور یہ اس کی وہ بری تربیت ہے 'جس کے بارے میں روز قیامت اس کا محاسبہ ہوگا۔ اگر کسی بھی شخص نے ٹی۔ وی حاصل تو نہیں کیا مگر وہ اسے دیکھتا ہے تو اس کی تین قسمیں ہیں:

(1) ایسے پروگرام دیکھنا جو دین ودنیا کے اعتبار سے منفعت بخش ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ ٹی۔ وی دیکھنے والا کسی حرام کام کا ارتکاب نہ کرے مثلاً اگر عورت کسی اناؤنسر یا پروڈیوسر وغیرہ کو دیکھ کر لطف اندوز ہو تو دیکھنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ یہ فتنہ ہے۔

(2) ایسے پروگرام کو دیکھنا جو دین کے اعتبار سے نقصان دہ ہو 'حرام ہے کیونکہ ہر مومن کے لیے واجب ہے کہ اپنے دین کو ہر ایسی چیز سے بچائے جو اس کے لیے نقصان دہ ہو

(3) جس پروگرام میں نہ کوئی نفع ہو اور نہ نقصان تو اسے دیکھنا ایک لغو کام ہے اور کسی عقل مند مومن کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ بے معنی پروگرام دیکھنے میں اپنا وقت ضائع کرے۔

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے حالات کی اصلاح فرمائے اور انہیں دنیا وآخرت میں برائی سے بچائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص393